کیا قرآن پچھلی کتابوں سے کاپی شدہ انسانی کلام ہے؟

یہ بہتان سب سے پہلے مکہ کے کفار و مشرکین نے قرآن پر لگایا تھا، اللہ نے قرآنہی میں انکے ان تمام وساوس کا جواب دے دیا تھا، پھر بھی بعد میں یہود ونصاری نے باوجود اپنی کتابوں میں ہی اس کتاب کے سچی ہونے کی گواہیوں کے' محض اپنے عناد و تکبر کی وجہ سےاسے دوہرایا اور آج بھیانکے پیروکار جان بوجھ کر یا جہالت میں ان وساوس کو کاپی کرتے آرہے ہیں۔

کفار ومشرکینکیقرآن پر تہمت

کفار نےقرآن پر جو تہمت لگائی تھی اسکو خود قرآن نے کئی جگہ ذکر کیا ہے، چند آیات درج ذیل ہیں۔

وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُواْ قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاء لَقُلْنَا مِثْلَ هَذَا إِنْ هَذَا إِلاَّ أَسَاطِيرُ الأوَّلِينَ۔

کیا قرآن پچھلی کتابوں سے کاپی شدہ انسانی کلام ہے؟

(سورۃ الانفال ایت اکتیس)

اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور اگر ہم چاہیں تو اس کے برابر ہم بھی کہہ دیں اس میں پہلو ں کے قصے کے سوا اور کچھ نہیں۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُواْ بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُواْ مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ۔

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو اسی نے گھڑا ہے ، جواب دیجئے کہ پھر تم بھی اسی کے مثل دس سورتیں گھڑی ہوئی لے آؤ اور اللہ کے سوا جسے چاہوں، اپنے ساتھ بلا بھی لو اگر تم سچے ہو۔(ھود 13)

وَإِذَا قِيلَ لَهُم مَّاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ قَالُواْ أَسَاطِيرُ الأَوَّلِينَ۔(سورہ النحل آیت چوبیس)

کیا قرآن پچھلی کتابوں سے کاپی شدہ انسانی کلام ہے؟

اور جب ان سے کہا جائے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے کہتے ہیں پہلے لوگوں کے قصے ہیں

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَذَا مِن قَبْلُ إِنْ هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ۔

(سورۃ المومنون، آیت تریاسی)

اس کا تو ہم سے اوراس سے پہلے اور ہمارے باپ دادا سے وعدہ ہوتا چلاآیا ہے یہ صرف اگلےلوگوں کی کہانیاں ہیں

حتّى إذا جاؤوك يجادلونك يقول الذين كفروا إن هذا إلاّ أساطير الأوّلين۔

(سورہ الانعام، آیت 25)

یہاں تک کہ جب تمہارے پاس تم سے بحث کرنے کو آتے ہیں تو جو کافر ہیں کہتے

کیا قرآن پچھلی کتابوں سے کاپی شدہ انسانی کلام ہے؟

ہیں یہ قرآن اور کچھ بھی نہیں صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں

قرآن کا چیلنج:

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ جس علاقے میں اس نے اپنا کوئی بنی اور رسول بھیجا ہے اس کو اپنی بات کی تائید میں کوئی ایسا معجزہ بھی دیا ہے جو اس علاقے کے لوگوں کی ذہنی ،عقلی،علمی اور تمدنی سطح کے مطابق تھا۔ جس علاقے میں جس علم اور فن کا چرچا اور مہارت مسلمہ ہوتی تھی اس علاقے میں مبعوث ہونے والے نبی کو ایسا معجزہ دیا جاتا تھا جو اس علاقے اعلیٰ ترین انسانی کمال اور فن سے ماورا اور بہت اعلیٰ درجے کا ہوتا تھا، تاکہ لوگ اس کو آسانی سے تسلیم کر لیں کہ یہ چیز انسانی بس سے باہر ہے اور اس کو پیش کرنے والا شخص ضرور اللہ کی طرف سے پیش کر رہا ہے ۔مثلاً، حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانے میں طب یونانی کا چرچا تھا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دست مسیحائی کا معجزہ دیا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جادواور جادوگروں کا چرچا تھا ۔ جادو کا فن اپنے عروج پر تھا اور اسی جادو کی بنیا د پر معاشرے

میں لوگوں کا مقام متعین کیا جاتا تھا۔ ایسے حالات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصائے موسوی عطاء کیا گیا ، جس کے معجزات دیکھ کر ماہر فن جادوگر پکا ر اٹھے کہ یہ ضرور اللہ کی طرف سے ہے اور وہ بے اختیار اللہ تعالیٰ کے دربار میں سجدہ ریز ہو گئے ۔قرآن مجید اللہ تعالی کا ایک زندہ معجزہ ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی نبوت کے ثبوت اور اس کی تائید میں عطاکیا گیا تھا۔جب عربوں نے اس قرآن کو انسانی کلام اور پچھلی قوموں کی قصے کہانیاں کہا تواللہ تعالیٰ نے عربوں کو جنھیں اپنی فصاحت و بلاغت پر ناز تھا، چیلنج دیا کہ اس جیسی کوئی ایک صورت ہی بنا لاؤ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

” قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتونبمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔

(بنی اسرائیل)

” اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ دیجیے کہ اگر تمام جن و انس اس بات پر جمع

ہو جائیں کہ اس قرآن جیساکوئی کلام لے آئیں تو اس جیسا کلام ہرگز نہ لا سکیں گے ، اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگارہوں ۔“

ایک اور جگہ پھر مقابلے کی دعوت ان الفاظ سے دی ہے

” وان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورة من مثلہ وادعو شھداء کم من دون اللہ ان کنتم صدقین۔“

(سورة البقرة ۲:۲۳)

” اگر تم اس چیز میں جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے کسی قسم کے شک میں ہوتو پھر تم اس جیسی کوئی ایک سورت ہی بنالاو ، اور اللہ کو چھور کر اپنے تمام مددگاروں کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو۔“

پورے قرآن میں ایک سو چودہ چھوٹی بڑی سورتیں ہیں اور اس جگہ لفظ سورة بغیر

کیا قرآن پچھلی کتابوں سے کاپی شدہ انسانی کلام ہے؟

الف لام کے لانے سے اس طرف اشارہہے کہ چھوٹی سے چھوٹی سورت بھی اس چیلنج میں شامل ہے کہ اگر تمہیں اس قرآن کے کلام الہی ہونے میں کوئی تردد ہے اور یہ سمجھتے ہوں کہ یہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم یا کسیدوسرے انسان نے خود بنالیا ہے تو اس کا فیصلہ بڑی آسانی سے اس طرح ہوسکتا ہے کہ تم بھی اس قرآن کی کسی چھوٹی سے چھوٹی سورت کی مثال بنالاؤ، اگر تم اس کی مثال بنانے میں کامیاب ہوگئے تو بیشک تمہیں حق ہوگا کہ اس کو بھی کسی انسان کا کلام قرار دو۔

قرآن کے اس چیلنج کےپہلے مخاطب عرب کے تمام فصحاء و بلغاء اور شاعر و خطیب تھے ، جن کی گھٹی میں فصاحت و بلاغت تھی۔ جن کا بچہ بچہ شعر گوئی کے فن سے آشنا تھا۔ جو قوم اسلام اور قرآن کی مخالفت اور اسکو گرانے مٹانے کے لیے اپنی جان، مال آبرو، اولاد سب کچھ قربان کرنے کے لیے تلی ہوئی تھی ، اسکے لیے یہ بہت اچھا موقع تھا کہقرآن کی چھوٹی سے چھوٹی صورت کی مثال بنا لاتے، مگر وہ لوگ اپنی پوری کوشش کے باوجود قرآن جیسا کوئی ایک لفظ یا فقرہ بھی نہ بنا سکے،قرآن نےپھراگلی آیت میں ان کوخبردار کیا۔

کیا قرآن پچھلی کتابوں سے کاپی شدہ انسانی کلام ہے؟
فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارة اعدت للکٰفرین۔"(سورة البقرة:۲:۲۴

پس اگر تم ایسا نہ کر سکو اور تم ہرگز ایسا نہ کر سکو گے ، پس تم اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آگ اور پتھر ہوں گے ۔"

سرداران قریش کے صلاح مشورے

1.قریش نے ایک گھر میں اجتماع کیا اور مشورے کے بعد عتبہ بن ربیعہ کو رسول اکرم کے پاس بھیجا۔عتبہ نے آکر کوآپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کی قوم وقبیلے والے کہتےہیں کہ آپایک عجیب و غریب امر لے کر آئے ہیں کہ آپ کے آباء و اجداد بھی اس آئین و دین پر نہ تھے اور ہم میں سے بھی کوئی فرد اس پر اعتماد نہیں کرتا اور نہ ہی آپ کی اس امر میں اتباع کرنے کو تیار ہیں ، یقینا آپ کو کسی نہ کسی چیز کی ضرورت و احتیاج ہے کہ جس کو ہم پورا کرنے کے لیے آمادہ ہیں۔ آپ کو جس قدر مال و دولت چاہیے ، عورت چاہیے ۔ہم دیں گے آپ

کیا قرآن پچھلی کتابوں سے کاپی شدہ انسانی کلام ہے؟

فقط اس کام سے ہاتھ اٹھالیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نےیہ آیات تلاوت فرمانی شروع کیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔حم۔ تنزیل من الرحمن الرحیم۔ کتاب فصلت آیاتہ قرآنا عربیا لقوم یعلمون ۔ ۔فان اعرضوافقل انذرتکم صاعقة مثل صاعقة عاد و ثمود۔ ۔

عتبہ ان آیات کو سننے کے بعد قریش کی جانب واپس ہوا اور سارا ماجرا ان کو سنایا اور کہاکہ

" انہوں نے مجھ سے کچھ ایسا کلام کیا کہ جو نہ شعر تھا اور نہ سحر و جادو بلکھوہ ایک عجیب کلام تھا ، وہ انسانی کلام بھی نہیں تھا" ۔

2.عربوں نے بھی اسلوب قرآن کی اس استقامت اور ہم آہنگی کو محسوس کرلیا تھا اور ان کے فصحاء و بلغاءکو اسکی تاثیرات کا یقین تھا۔ اسی لیےجب حضور صلی

کیا قرآن پچھلی کتابوں سے کاپی شدہ انسانی کلام ہے؟
اللہ علیہ وسلم اور قرآن کا چرچا مکہ سے باہر حجاز کے دوسرے مقامات میں ہونے لگا اور حج کا موسم آیا تو قریش مکہ کو اس کی فکر ہوئی کہ سن اطراف عرب سے حجاج آئیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سنیں گے تو فریفتہ ہوجائیں گے اس کے انسداد کی تدبیر سوچنے کے لیے قریش نےعرب کے بڑے بڑے سرداروں کا اجلاس بلایا۔ ان میں ولید بن مغیرہ عمر میں سب سے بڑے اور عقل میں سب سے ممتاز سمجھے جاتے تھے، سب نے ولید کے سامنے یہ بات رکھی کہ اطراف سے آنے والے لوگ جبمحمد کے بارے میں ہم سے پوچھیںگے تو ہم کیا کہیں ؟

لوگوں نےمجنون،شاعر، کاہن کہنے کی تجویز رکھی، ولید نے کہالوگ جب اس سے گفتگو کریں گے ، اس کا کلام سنیں گے تو انہیں یقین ہوجائے گا کہ یہ مجنون کا کلام ہے ، نا شاعر کا اور نہ کسی کاہن کا۔ وہ پھر تمہیں ہی جھوٹا سمجھیں گے۔اس کےولید بن مغیرہنے کہا:

"خدا کی قسم تم جانتے ہو شعر و شاعری، رجز خوانی و قصیدہ خوانی میں میرے پائے کا کوئی آدمی نہیں ہے ۔ خدا کی قسم اس کلام میں خاص حلاوت ہے اور ایک

کیا قرآن پچھلی کتابوں سے کاپی شدہ انسانی کلام ہے؟
خاص رونق ہے، جو میں کسی شاعر یا فصیح وبلیغ کے کلام میں نہیں پاتا"

پھر لوگوں نے اسکہا کہ آپ ہی بتلائیےپھر ہم کیا کہیں۔ ولید نے کہا کہ "مجھے سوچنے دو"۔

ولید نے سوچ کر کہا:

"تم اسے ساحر کہو کہ یہ اپنے جادو سے باپ بیٹےاور میاں بیوی میں تفرقہ ڈال دیتا ہے"۔

قوم اس سے مطمئن ہوگئی، مگر خدا کا چراغ پھونکوں سے بجھنے والا نہ تھا ، اطراف عرب سے لوگ آئے قرآن سنا اور بہت سے مسلمان ہوگئے اور آہستہ آہستہ سارے اطراف عرب میں اسلام پھیل گیا (خصائص کبری)

سرداران قریش کا چھپ چھپ کر قرآن سننا:

کیا قرآن پچھلی کتابوں سے کاپی شدہ انسانی کلام ہے؟

مورخ ابن ہشام نے نقل کیا ہے کہ سرداران قریش، ابوسفیان بن حرب، ابوجہل بن ہشام، اخنس بن شریق اور ابن وہب الثقفی یہ چاروں ایک رات الگ الگ نکلے تاکہ چھپ کر قرآن کی تلاوت سنیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اپنے گھر میں کیا کرتے تھے۔ ان میں سے ہر شخص نے اپنے لئے ایک ایک جگہ مقرر کر لی اور بیٹھ کرآپ کی تلاوت سننے لگا۔ ہر شخص دوسرے کی موجودگی سے بے خبر تھا۔ اس طرح انہوں نے ساری رات گزاردی اور پھر اپنی اپنی راہ لی۔ راستے میں سب جمع ہوگئے۔ سب ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔ ہر ایک نے دوسرے سے کہا دیکھو دوبارہ ایسا نہ کرنا اگر کم عقل لوگوں نے دیکھ لیا تو وہ کیا خیال
کریں گے، پھر وہ سب لوٹ گئے۔ جب دوسری رات ہوئی تو وہ چاروں پھر اپنی اپنی جگہ پر تلاوت سننے واپس آگئے اور جب وہ تلاوت سن کر واپس ہوئے تو پھر سب جمع ہوگئے۔ ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو پھر ویسے ہی کہا جیسے پہلے کہا تھا یہ کہہ کر سب اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ لیکن جب تیسری رات ہوئی تو پھر وہ اپنی اپنی جگہ آپہنچے اور واپسی پر پھر اسی طرح باہم مل گئے تب انہوں نے کہا:ہماری یہ عادت نہیں چھوٹے گی، جب تک ہم عہد یہ نہ کرلیں کہ ہم

دوبارہ ایسا نہیں کرینگے اور پھر سب اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

قرآن کو غیرمسلموں کا خراج عقیدت:۔

اگر یورپ کے مستشرقین کے قرآن کے بارے میں مقالات جمع کیے جائیں تو ایک مستقل کتاب ہوجائے، حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ نےاس موضوع پر ایک مستقل کتاب بنام شہادۃ الاقوام علی صدق الاسلام تحریر فرمائی ہے، اس سے چند حوالے نقل کرتا ہوں۔

مسٹر وڈول جنہوں نے قرآن کا ترجمہ اپنی زبان میں کیا ' لکھتے ہیں:

جتنا بھی ہم اس کتاب (یعنی قرآن) کو الٹ پلٹ کر دیکھیں، اسی قدر پہلے مطالعہ میں اسکی خوبینئےنئے پہلوؤں سے اپنا رنگ جماتی ہے، لیکنفورا ہمیں مسخر کرلیتی ہے، متحیر بنادیتی ہے، اور آخر میں ہم سے تعظیم کراکر چھوڑتی ہے، اس کا طرز بیان با اعتبار اس کے مضامین و اغراض کے عفیف، عالی شان اور

کیا قرآن پچھلی کتابوں سے کاپی شدہ انسانی کلام ہے؟

تہدید آمیز ہے اور جابجا اس کے مضامین سخن کی غایت رفعت تک پہنچ جاتے ہیں ، غرض یہ کتاب ہر زمانہ میں اپنا زور اثر دکھاتی رہے گی" (شہادہ الاقوام، ص 13)۔

کونٹ ہنرویکی کتاب الاسلامکا ترجمہ مصر کے مشہور مصنف احمد فتحی بگ زاغلول نے کیا، اصل کتاب فرنچ زبان میں تھی، اس میں مسٹر کونٹ ہنروی قرآن کے متعلقلکھتے ہیں:

" عقل حیران ہے کہ اس قسم کا کلام ایسے شخص کی زبان سے کیونکر ادا ہو جو بالکل امی تھا،تمام مشرق نے اقرار کر لیا ہے کہ نوع انسانیلفظا اور معنی ہر لحاظ سے اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے ، یہ وہی کلام ہے جس کی بلند انشا پردازی نے عمر بن خطاب ک مطمئن کردیا، ان کو خدا کا معترف ہونا پڑا، یہ وہی کلام ہے کہ جب عیسی علیہ السلام کی ولادت کے متعلق اس کے جملے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حبشہ کے بادشاہ کے دربار میں پڑھے تو اسکی آنکھوں سے بیساختہ آنسو جاری ہوگئے، اوربشپ چلا اٹھا کہ یہ کلام اسی سرچشمہ سے نکلا ہے جس سے عیسی علیہ السلام کا کلام نکلا تھا "(شہادہ الاقوام، ص 14)۔

کیا قرآن پچھلی کتابوں سے کاپی شدہ انسانی کلام ہے؟

ڈاکٹر گستاولی بان نے اپنی کتاب تمدن عرب میں لکھتے ہیں:

"اس پیغمبر اسلام ، اس نبی امی کی بھیایک حیرت انگیز سرگذشت ہے، جس کی آواز نے ایک قوم ناہجار کو جو اس وقت تک کسی ملک گیر کے زیر حکومت نہ آئی تھی، رام کیا اور اس درجہ پر پہنچا دیا کہ اس نے عالم کی بڑی بڑی سلطنتوں کو زیروزبر کر ڈالا اور اس وقت بھی وہی نبی امی اپنی قبر کے اندر سے لاکھوں بندگان خدا کو کلمہ اسلام پر قائم رکھے ہوئے ہیں

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا جلد 16، ص 599میں لکھا ہے:

" قرآن کے مختلف حصص کے مطالب ایک دوسرےسے بالکل متفاوت ہیں، بہت سی آیات دینی واخلاقی خیالات پر مشتمل ہیں، مظاہر قدرت ، تاریخ الہامات انبیاوان
کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورة من مثلہ وادعو شھداء کم من
دون اللہ ان کنتم صدقین۔/spanAR-SAtext-align: justify; line-height: 150%;

کیا قرآن پچھلی کتابوں سے کاپی شدہ انسانی کلام ہے؟
direction: rtl; unicode-bidi: embed;quot;Jameel Noori Nastaleeqکے ذریعے
خدا کی عظمت ، مہربانی اور صداقت کی یاد دلائی گئی ہے، بالخصوص حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے خدا کو واحد اور قادر مطلق ظاہر کیا گیا ہے
، بت پرستی اور مخلوق پرستی کو بلا لحاظ ناجائز ق quot;;رار دیا گیا ہے،
قرآن کی نسبت یہ بالکل بجاکہا جاتا ہے کہ یہ دنیا بھری کی موجودہ کتابوں
میں سے سب سے ذیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے"

قرآن میں پچھلی قوموںکے تذکرے کی وجہ:

قرآن نے خود اس حقیقت کو اپنی بہت سی آیات میں بیان کیا ہے ۔ ملاحظہ فرمائیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ أَن يُفْتَرَى مِن دُونِ اللّهِ وَلَكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ
الْكِتَابِ لاَ رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ الْعَالَمِينَ﴿٣٧﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ

کیا قرآن پچھلی کتابوں سے کاپی شدہ انسانی کلام ہے؟

مِّثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّـهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (سورۃ یونس 3،37)

ترجمہ :یہ قرآن ایسا کلام نہیں کہ اللہ کے سوا اور کی طرف گھڑا ہوا ہو بلکہ یہ تو اپنے پہلے سی کتاب کی تصدیق کرنے والا ہے اور تفصیل ہے شریعت کی کتاب کی جس کے اللہ رب العالمین کی طرف سے ہونے میں کسی قسم کا شک نہیں،کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو اپنی طرف سے بنا لیا ہے۔ کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو تم بھی اس طرح کی ایک سورت بنا لاؤ اور خدا کے سوا جن کو تم بلا سکو بلا بھی لو۔

وَكُلاًّ نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاء الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءكَ فِي هَذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ۔ وَقُل لِّلَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ اعْمَلُواْ عَلَى مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ۔ وَانتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ۔

اور ہم رسولوں کے حالات تیرے پاس اس لیے بیان کرتے ہیں کہ ان سے تیرے دل کو مضبوط کر دیں اور ان واقعات میں تیرے پاس حق بات پہنچ جائے گی اور

کیا قرآن پچھلی کتابوں سے کاپی شدہ انسانی کلام ہے؟

ایمانداروں کے لیے نصیحت اور یاد دہانی ہے۔ اور جو لوگ ایمان نہیں لائے ان سے کہہ دو کہ تم اپنی جگہ عمل کیے جاؤ۔ ہم اپنی جگہ عمل کیے جاتے ہیں۔اور (نتیجۂ اعمال کا) تم بھی انتظار کرو، ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ۔ (سورۃ نمل ، آیت 76)۔

بےشک یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے اکثر باتیں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں، بیان کر دیتا ہے

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُوْلِي الأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَى وَلَكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ۔(سورۃ یوسف، آیت 111)۔

البتہ ان لوگو ں کے حالات میں عقلمندوں کے لیے عبرت ہے کوئی بنائی ہوئی بات نہیں ہے بلکہ اس کلام کے موافق ہے جو اس سے پہلے ہے اور ہر چیز کا بیان اور

کیا قرآن پچھلی کتابوں سے کاپی شدہ انسانی کلام ہے؟
ہدایت اور رحمت ان لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لاتے ہیں۔

وَهَذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَى وَمَنْ حَوْلَهَا وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَهُمْ عَلَى صَلاَتِهِمْ يُحَافِظُونَ۔(سورۃانعام، آیت 92)۔

اور یہ کتاب جسے ہم نے اتارا ہےبرکت والی ہے ان کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے تھیں اور تاکہ تو مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس والوں کو ڈرائے اور جو لوگ آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہی اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہی اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔

اختتام ٫ امام غزالی رحمہ اللہکاتبصرہ:

مجھے نہیں لگتا کہ ایک شخص جس کا ضمیر اور جس کی فکر سلامت ہے، وہ قرآن مجید کا مطالعہ کرے اور اس سے متأثر ہوئے بغیر رہ جائے۔ قرآن مجید اپنے انوکھے انداز سے ہر کسی کے لیے ہدایت اور رہنمائی کا سامان فراہم کرتا ہے،

وہ ہر ایک کی کمی اور کوتاہی سے واقف ہوتا ہے اورجب بندہ اس کی جانب رجوع کرتا ہے تو وہ اس کی اصلاح کا کفیل ہوتا ہے"۔(نظرات فی القرآن)